REGD No. L. 5254

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۶ احسان ۱۳۳۵ھش ۲۶ جون ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۴۸

روس عرب ملکوں کے تمام جائز مطالبات کی حمایت کرے گا

حکومت شام کے اعلیٰ حکام سے ملاقات کے بعد روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپیلاف کا اعلان

دمشق ۲۵ رجون - روس نے شام اور دوسرے عرب ملکوں کے جائز اور منصفانہ مطالبوں کی حمایت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس امر کا انکشاف کل یہاں روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپیلاف نے حکومت شام کے اعلیٰ حکام کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کے بعد کیا۔ یہ مذاکرات کل یہاں شامی دفتر خارجہ میں چار گھنٹے تک جاری رہے۔ شام کی حکومت کی طرف سے حکومت شام کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے شرکت کی۔

کل رات ایک دعوت میں جو حکومت شام کی طرف سے مسٹر شیپیلاف کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ انہوں نے شامی صدر جناب شکری القوتلی اور دوسرے اعلیٰ حکام کو بتایا کہ میرے دورے کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ میں خود عرب ملکوں کے درمیان یا عرب ممالک اور مغربی اقوام کے درمیان مخالفت اور انشقاق کا بیج بوؤں۔ انہوں نے کہا تاہم روس نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ شام نے کسی جارحانہ بلاک میں شامل نہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

دولت مشترکہ میں نئے ممبروں کی شمولیت کا سوال

وزراء اعظم بدھ کے روز اس مسئلہ پر غور کریں گے۔

لندن ۲۵ رجون - اخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں جو بدھ سے یہاں شروع ہو رہی ہے دولت مشترکہ میں نئے ممبروں کی شمولیت کا سوال بھی زیر بحث آئے گا۔ جنوری ۱۹۵۵ء کے بعد سے کہ جب دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کا گزشتہ اجلاس ہوا تھا برطانیہ کے بہت سے نو آبادیاتی علاقوں نے خود مختاری کی طرف قدم بڑھایا ہے۔ وہ اب دولت مشترکہ میں باقاعدہ رکن کی حیثیت سے شریک ہو سکتے ہیں۔ ان میں ملایا کی فیڈریشن اور گولڈ کوسٹ بھی شامل ہیں۔ دولت مشترکہ اس وقت حسب ذیل نو ممالک پر مشتمل ہے برطانیہ آسٹریلیا نیوزی لینڈ کینیڈا جنوبی افریقہ۔ ہندوستان پاکستان سیلون اور رہوڈیشیا اور نیاسالینڈ کی فیڈریشن۔

شہنشاہ ایران کا عزم ماسکو

تہران ۲۵ جون۔ شہنشاہ ایران اور ان کی ملکہ آج روس کے سرکاری دورے پر ماسکو روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ وہاں روسی صدر کے مہمان ہوں گے۔

ملک میں تیار کئے ہوئے نمک کا ۶۵ فیصدی حصہ مشرقی پاکستان میں استعمال ہو رہا ہے

کراچی ۲۵ جون ملک میں تیار کئے ہوئے نمک کا ۶۵ فیصدی حصہ مشرقی پاکستان میں استعمال ہو رہا ہے۔ اس امر کا انکشاف ایک سرکاری رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ ۵۴-۱۹۵۳ء میں ۹ کروڑ ۹۰ لاکھ ۶۰ ہزار من نمک کی کھپت رہی۔ اس میں سے ۶۵ فیصدی مشرقی پاکستان میں استعمال کیا گیا۔

۴ ارب ۵۰ کروڑ گز کپڑا

کراچی ۲۵ رجون۔ گزشتہ سال پاکستان میں ۴ ارب ۵۰ کروڑ گز سے بھی زیادہ کپڑا تیار ہوا۔ یہ مقدار ایک سال قبل کی مقدار سے دس کروڑ ۴۰ لاکھ گز زیادہ ہے اسی طرح سوت کی تیاری میں بھی ۸۰ ہزار پونڈ کا اضافہ ہوا ہے۔

کرنل ناصر مصر کے پہلے آئینی صدر منتخب ہو گئے

قاہرہ ۲۵ رمئی۔ کرنل جمال عبدالناصر جو مصر کے پہلے آئینی صدر منتخب ہوئے ہیں۔ آئندہ ماہ کی ۲۳ تاریخ سے اپنا نیا عہدہ سنبھال لیں گے۔ آئین کی رو سے وہ چھ سال تک اس عہدے پر فائز رہیں گے اور امریکی صدر کی طرح کابینہ کی مدد سے مملکت کے انتظامی امور سرانجام دیں گے۔ کل صدر کے انتخاب کے علاوہ مصری عوام نے نئے آئین کی منظوری کے لئے بھی ووٹ ڈالے۔ صدر کو ۹۸ فیصد اور نئے آئین کی حمایت میں ۹۶ فیصد ووٹ ڈالے گئے کرنل ناصر صدارت انتخاب کے واحد امیدوار تھے۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۵ جون۔ یہاں کل دوپہر کو آندھی آنے کے بعد شام تک ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔ اور سہ پہر کو کچھ بارش بھی ہوئی ۲۴ گھنٹے اور رات گئے تک مطلع ابر آلود رہا۔ جس کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۲۵ رجون - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل صبح مری سے ربوہ تشریف لائے۔ اہل بیت میں سے سیدہ ام متین صاحبہ سیدہ مہر آپا صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ المتین بیگم اور مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی حضور کے ہمراہ تشریف لائے ہیں۔ علاوہ ازیں خدام میں سے محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ افسر حفاظت بھی حضور کی معیت میں ربوہ آئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"... ڈاڑھ میں درد ہے"

احباب کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں:

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۵ رجون - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل دوپہر کے وقت پھر حرارت ہو گئی تھی - اور کمزوری محسوس ہوتی رہی - آج اعصابی تکلیف بھی کچھ زیادہ ہے - احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت کافی عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے احباب کرام خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین۔

گل و سرو و سمن لہرا رہے ہیں

جو چھو کر کوہ مری کو آ رہے ہیں
وہ بادل رحمتیں برسا رہے ہیں
ہے کس رشک خضر کی آمد آمد
کہ آب زندگی چھڑکا رہے ہیں
وہ یوں آئے ہیں ربوہ میں کہ جیسے
جلو میں جوئے کوثر لا رہے ہیں
مسیحائی نفس بادِ صبا ہے
گل و سرو و سمن لہرا رہے ہیں
ذرا دستِ جنوں تنویر ادھر بھی
خرد کے تار الجھتے جا رہے ہیں

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جون ۵۶ء

اسلامی ریاست کی سالمیت

معاصر عزیز ہفت روزہ الاعتصام کی اشاعت ۱۵ جون ۱۹۵۶ء میں فاضل مدیر نے آیہ لا اکراہ فی الدین پر اداریہ میں فرمایا ہے کہ

" اسلام ایک ایسا معاشرہ ترتیب دینا چاہتا ہے۔ جو صحیح اجتماعی اصولوں پر مبنی ہو۔ یعنی وہ پورے کا پورا معاشرہ اسلام کے اوامر و نواہی پر کاربند رہے۔ اور اس کے کسی حکم سے سرمو انحراف نہ کرے۔ ....

"جہاد کا حکم اسی لئے تو دیا گیا ہے۔ کہ اسلام کی مخالف سمتوں پر کوئی .... معاشرہ مرتب نہ ہونے پائے۔ اور نہ کسی شخص کو ایسا کرنے کی جرأت ہو۔ ....

مدیر الفضل حقیقۃ الوحی کی خرافات سے کبھی فرصت پائیں۔ اور اپنی دلچسپیوں کا مرکز اسلامی تاریخ کے مطالعہ کو قرار دیں۔ .... انہیں معلوم ہوگا۔ کہ جس فرد نے کبھی اسلامی معاشرہ کے مخالف (متضاد) معاشرہ ترتیب دینے کی کوشش کی۔ اس کا سختی کے ساتھ تعاقب کیا گیا۔

"یہاں ایک چیز یہ بھی سمجھنے کی ہے۔ کہ اسلام نفی اور اثبات دونوں سے تعبیر ہے۔ اگر اس میں ایمان باللہ ضروری ہے۔ تو یہ بھی ضروری ہے۔ کہ طاغوت کا انکار کیا جائے اور ان تمام تصورات باطلہ سے معاشرہ کو محفوظ رکھا جائے۔ جو طاغوت و باطل پر منتج ہو سکتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ لا اکراہ فی الدین کا یہ استعمال جو مرزائیوں نے تلاش کیا ہے کسی لحاظ سے بھی یہ اس کے مصداق نہیں۔ کیونکہ ان کے خیالات و تصورات ایک فرد اور ایک ذات کے خیالات و تصورات نہیں ہیں۔ یہ ایک جماعت کے عقیدہ و عمل کی بات ہے۔ جس کی بنیادوں پر یہ ایک ایسا معاشرہ ترتیب دیتے ہیں۔ جس کا رخ اسلام سے قطعی متباعد ہے۔ چنانچہ قادیانی تحریک اس کا زندہ ثبوت ہے۔ اس کا مقصد اس کی غرض و غایت اور اس کے تصورات اسلام اور مسلمانانِ عالم کے ساتھ قطعی ہم آہنگی نہیں رکھتے۔ پاکستان میں تو ان کے عقیدہ و عمل کی نشر و اشاعت پر بعض شرائط و قیود کی پابندیاں عائد کرنا اس بنا پر بھی ضروری ہے۔ کہ یہاں قانون کی رو سے خالص کتاب و سنت کی بنیادوں پر ایک معاشرہ ترتیب دینے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور ان کے عقائد و اعمال اساسی و اصولی طور پر اس سے متصادم ہیں۔ بنا بریں یہ نہ تو لا اکراہ فی الدین کے زمرہ میں آتے ہیں۔ اور نہ من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر کی تعریف میں۔ کیونکہ اس آیت کا محل فرد ہے۔ پورا معاشرہ نہیں۔" (الاعتصام مورخہ ۱۵ جون ۵۶ء)

ہم نے اپنے ایک گذشتہ اداریہ میں بتایا ہے۔ کہ الاعتصام کے یہ نظریات فساد فی الارض پیدا کرنے والے اور مسلمانوں کے ملکوں میں ہر وقت خانہ جنگی قائم رکھنے والے ہیں۔ کیونکہ اسلام کے مختلف فرق کے اسلامی معاشرہ کے متعلق تصورات مختلف ہی نہیں بلکہ متضاد ہیں۔ اگر کوئی فرقہ زور و طاقت سے اپنے تصور کا اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس کو وہ حق سمجھتا ہے۔ تو ہر ایک اپنے تصور کو ہی حق اور اپنے سے غیروں کو ناحق سمجھتا ہے۔

پھر جہاں تک تاریخی شواہد کا معاملہ ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ مسلمانوں کی تاریخ سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ علمائے حق کی مخالفت ہمیشہ قائم شدہ اسلامی معاشرہ کرتا رہا ہے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ معاصر نے خود ہی اپنے اگلے ہفتہ کی اشاعت مورخہ ۲۲ جون ۱۹۵۶ء میں دو مثالیں پیش کر دی ہیں۔ جو ہماری رائے کی تائید کرتی ہیں۔ ایک تو پہلے صفحہ پر "دو کردار" کے زیر عنوان ہے۔ ذیل میں اسے بعینہٖ نقل کر دیتے ہیں۔

" ایک بادشاہت وہ ہے۔ جس سے اختیار و سطوت کی دولت ہاتھ آتی ہے۔ اور ایک بادشاہت وہ ہے۔ جس کا حکم علم و معنی میں چلتا ہے۔ دونوں کے مزاج اور اخلاق میں کیا فرق ہے؟ اسے دیکھنا ہو۔ تو امام احمد بن حنبل رح کے سوانح میں تلاش کیجیے۔

حضرت امام کی محنت و ابتلاء کا قصہ مشہور ہے۔ آپ نے جب وقت کی مصلحتوں سے بے نیاز ہو کر مذہب کے معاملہ میں سرکاری رائے کو ماننے سے انکار کیا۔ اور ببانگ دہل کہا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ مخلوق ہرگز نہیں۔ تو حکومت کی طبع نازک پر یہ جسارت ناگوار گذری۔ جلاد کو حکم دیا گیا۔ کہ بے دریغ کوڑے برسائے جائیں۔ حکم حاکم مرگ مفاجات! تعمیل ہوئی۔ امام کی کھال کوڑوں سے ادھڑ گئی۔ لہو کے دھارے جسم اطہر سے بہہ نکلے۔ نقاہت اور کمزوری سے جسم و جان کا رشتہ سست پڑ گیا۔ لیکن رائے کی استواری میں کجی یا لچک پیدا نہ ہو سکی۔ یعنی علم کی لاج رہ گئی۔ اور علم آزمائش کی کسوٹی پر پورا اترا۔ امام زخموں سے چور اور ضعف سے نڈھال گھر آئے۔ ہفتوں علاج ہوتا رہا۔ زخم ایک ایک کر کے بھر گیا۔ لیکن ایک جگہ پشت میں درد ایسا ٹھہر گیا۔ کہ اس کا کوئی علاج نہ ہو سکا۔ ان کے ایک ملنے والے طبیب سے رجوع کیا گیا۔ جو دوست بھی تھا اور عقیدت مند بھی۔ اس نے ہر چند غور سے دیکھا۔ لیکن درد کا کوئی سبب ذہن میں نہ آ سکا۔ بالآخر سوچ بچار نے ایک بات سمجھا دی یہ امام سے رخصت ہو کر سیدھے جیل خانہ پہنچے۔ اور وہاں کے ایک ایک آدمی سے ملے۔ انہیں خوب خوب کھلایا پلایا۔ اور اس طرح گھل مل گئے۔ کہ یہ راز اگلنے پر آمادہ ہو گئے۔ معلوم ہوا۔ کہ معتصم کو یہ پہلے سے معلوم تھا۔ کہ حضرت امام حق کی راہ میں بڑی سے بڑی سزا جھیل لیں گے۔ لہٰذا یہ طے ہوا۔ کہ سزا کی نوعیت ایسی ہولناک ہو۔ جو ملوکیت کے راستہ سے اس سنگ گراں کو ہمیشہ کے لئے ہٹا ہی دے۔

جلاد نے یہ بتایا۔ کہ سزا کے بعد جب امام کے زخم سیئے گئے۔ تو چپکے سے ایک مسموم پارچہ کو ان کی پشت پر اس طرح چپکا دیا گیا۔ کہ وہ جلد ہی کا ایک حصہ معلوم ہو۔ گوشت کا یہ ٹکڑا اتنا زہریلا ہے۔ کہ اگر اسے جلد نہ ہٹایا گیا۔ تو دل تک اس کے اثرات پہنچیں گے۔ اب یہ طے پایا کہ اپریشن ہو۔ امام اس کے لئے تیار ہو گئے۔ طبیب نے جونہی گرم گرم چاقو گوشت کے اس حصہ پر رکھا۔ تاکہ وہ سرک کر خود بخود جلد سے الگ ہو جائے، امام شدتِ الم سے بے چین ہو گئے۔ اس وقت جو کلمات آپ کی زبان پر جاری تھے۔ وہ یہ تھے:۔

اللھم اغفر للمعتصم۔ اللھم اغفر للمعتصم۔ اے اللہ معتصم کو معاف کر دے۔ اے اللہ معتصم کو بخش دے۔"

(الاعتصام مورخہ ۲۲ جون ۵۶ء)

سوال یہ ہے۔ کہ معتصم اسلامی حکومت کا خلیفہ تھا یا نہیں؟ جو معاشرہ اس کی حکومت میں پیدا ہو گیا تھا اسلامی معاشرہ تھا یا نہیں؟ کیا اس معاشرہ کا ہی اثر نہیں تھا کہ معتصم نے ایک اسلامی عقیدہ میں اختلاف کی بنا پر حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کو پہلے تو کوڑے لگوائے۔ اور پھر مخفی طور پر زہر کی پٹی سے انہیں اتنی ایذا دی۔

کیا معتصم اپنے آپ کو اس فعل کے لئے حق پر نہیں سمجھتا تھا؟ کیا اس کا عقیدہ نہیں تھا۔ کہ "اس کا" عقیدہ ہی درست عقیدہ ہے۔ اور امام صاحب کا عقیدہ خلاف اسلام ہے۔ اور اسلامی معاشرہ میں رخنہ اندازی کرنے والا ہے؟

اگر اس وقت کے علماء نے آیہ لا اکراہ فی الدین کو منسوخ قرار نہ دیا ہوتا۔ اور معتصم اور درباری علماء اس آیہ کریمہ کا وہی سیدھا مطلب لیتے۔ جو اس کے درخشاں الفاظ سے نکلتا ہے۔ تو کیا معتصم کبھی ایسے فعل کا مرتکب ہو سکتا تھا؟

یہ تو صرف ایک دردناک واقعہ ہے اسلامی تاریخ میں آیہ کریمہ لا اکراہ فی الدین کی منسوخی یا اس کے الٹ پلٹ معنی کرنے سے علمائے حق کے خون کے اتنے دردناک واقعات ہیں۔ کہ اقبال کا یہ شعر خود بخود زبان پر آ جاتا ہے۔ ؎

گلۂ جفائے وفا نما جو حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو صنم پکاریں ہری ہری

کیا آپ اس سفاکی اور وحشت و بربریت کو جو معتصم نے دکھائی۔ ختم کرنا چاہتے ہیں۔ یا نہیں؟ اگر ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تو فرمایئے سوائے آیہ

لا اکراہ فی الدین

کے اور کون نسخہ اکسیر آپ کے پاس ہے؟

آہ اس آیہ کریمہ کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے آج ہم کتنے جید علمائے حق کے افادات سے محروم رہ گئے ہیں۔ اور کس طرح ہم نے اسلام کو نعوذ باللہ ایک خونخوار دین بنا کر رکھ دیا ہے۔ اور کس طرح ہم نے غیروں کو اس ذات اقدس صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر طعنہ زنی کا موقعہ دیا ہے۔ وہ ذات جو سراپا عفو سراپا رحم سراپا رافت اور سراپا کرم ہے۔ جس کی رواداری کی نظیر تاریخ عالم پیش نہیں کر سکتی۔

یہی عظیم الشان آیہ کریمہ ہے۔ جو صدر اول کے مسلمانوں کے قول و فعل میں جھلکتی تھی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت کے نوجوان دعاؤں میں شغف پیدا کریں

تقوےٰ اور دُعائیں روحانیت کی جان ہیں۔

— رقم فرمودہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

میں اپنی اس بیماری میں کئی دفعہ سوچتا رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ اب صرف خال خال رہ گئے ہیں اللہ تعالےٰ ان مبارک ہستیوں کی زندگی میں برکت دے۔ اور انہیں تادیر جماعت میں سلامت رکھے۔ بہرحال خدا تعالےٰ کے اٹل قانونِ قضاء و قدر کے ماتحت یہ چند نفوس اب گویا چراغِ سحری کے حکم میں ہیں جنہیں کسی معمولی سے معمولی بیماری یا معمولی سے معمولی حادثہ کا دھکا اس عالم ارضی سے عالم بالا کی طرف منتقل کر سکتا ہے۔ بے شک ایسے صحابہ کی تعداد ابھی کافی ہے۔ جنہوں نے اپنے بچپن کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا اور حضور کا کچھ کلام بھی سنا اور گو ان کا وجود بھی بہت غنیمت ہے۔ لیکن اول تو یہ طبقہ بھی اب کم ہو رہا ہے۔ اور پھر ان دوسرے درجہ کے صحابیوں کو ان السابقون الاوّلون صحابہ سے نی الجملہ کیا نسبت ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لمبی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ اور شب و روز حضور کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے کھڑے ہو کر جہاد فی الدین میں حصہ لیا۔ اور خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کو بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتے دیکھا۔ اور حضور کے مقناطیسی وجود سے متصل ہو کر گویا خود بھی علی قدر مراتب مقناطیسی وجود بن گئے اور خدا تعالےٰ نے انہیں رویائے صالحہ اور کشوف اور الہام کے شرف سے نوازا۔ اور ایک طرف انہیں دعاؤں میں شغف عطا کیا اور دوسری طرف ان کی دعاؤں کو خاص قبولیت بخشی ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو فضل عظیم۔

الغرض میں اپنی موجودہ بیماری میں ان باتوں کے متعلق کافی سوچتا رہا۔ اور میں نے ارادہ کیا کہ مجھ میں کچھ طاقت آئے تو جماعت کے نوجوانوں میں تحریک کروں۔ کہ وہ اپنے اندر تقوےٰ اللہ اور دعاؤں کی عادت پیدا کر کے گزرنے والے صحابہ کی جگہ لینے کی کوشش کریں۔ تا جماعت میں کوئی خلا نہ پیدا ہونے پائے اور جماعت کا قدم ہر آن ترقی کی طرف اٹھتا چلا جائے اور جماعت کی روحانیت ہمیشہ اعلےٰ مقام پر قائم رہے۔ چنانچہ اپنے اسی خیال بلکہ غیبی تحریک کے ماتحت میں نے مسجد مبارک ربوہ کے امام صاحب کو بھی ایک دن تحریک کی۔ کہ وہ اس کے متعلق جمعہ میں خطبہ دیں۔ اور جماعت کے نوجوانوں میں تقوےٰ اللہ اور دعاؤں کی عادت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اور ساتھ ہی مولوی ابوالعطاءؔ صاحب کو تاکید کی کہ وہ اپنے مضامین اور تقریروں میں بھی اس کا خیال رکھیں۔ تا جماعت کی صف دوم صف اول کی قائم مقام بننے کے لئے تیار ہو سکے۔ اور خاص عبادت گزاروں اور دعا گوؤں اور اصحاب کشف و الہام کا سلسلہ جماعت میں تا قیامت جاری رہے اور اگر سب نہیں تو کم از کم ایک طبقہ ہی اس مبارک مقام پر فائز رہ کر جماعت میں روحانی زندگی کے چمکتے ہوئے آثار قائم رکھ سکے۔

میں ان خیالات میں ہی غرق تھا۔ کہ اچانک الفضل کی اشاعت مورخہ ۲۲ جون ۱۹۵۶ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک تازہ خطبہ نظر سے گزرا۔ یہ خطبہ حضور نے یکم جون کو مری میں دیا تھا۔ اور اس میں بعینہٖ وہی مضمون بیان کیا گیا ہے جس کے متعلق میں اپنی بیماری میں سوچتا رہا ہوں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس خطبہ کو بڑی توجہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور اسے تمام احمدی مسجدوں میں جمعہ کے خطبہ کے طور پر سنایا جائے۔ اور جماعت کو اس کے مضامین کی طرف بار بار توجہ دلائی جائے اور کثرت تکرار کے ذریعہ اسے احمدی نوجوانوں کے دلوں میں اس طرح راسخ کر دیا جائے۔ کہ وہ گویا ان کے جسم کا حصہ بن جائے۔ اور ایک مبارک بیج کے طور پر ان کے دل و دماغ میں بو دیا جائے۔

دراصل گو اسلام کے احکام سینکڑوں ہیں مگر روحانیت کا خلاصہ دو باتوں میں آ جاتا ہے ایک تقوےٰ اللہ اور دوسرے دعاؤں میں شغف تقوےٰ گویا ذاتی پاکیزگی اور طہارت کے لئے بطور جڑھ کے ہے۔ اور دعاؤں کی عادت اور دعاؤں میں شغف خدا کے ساتھ ذاتی تعلق کا بنیادی ستون ہے۔ نماز روزہ۔ زکوٰۃ وغیرہ بے شک سب اعلےٰ درجہ کے نیک اعمال ہیں۔ مگر نیکی کی جڑھ تقوےٰ ہے۔ جو گویا اعمال کے ظاہری جسم کے مقابل پر روح کا حکم رکھتی ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے تقوےٰ کا صدر مقام دل کو قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ذالک من تقوی القلوب اور اسی کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

نماز روزہ وغیرہ میں عادت اور ریا اور نمائش کا دخل ہو سکتا ہے۔ مگر تقوےٰ کی روح جو دل کی گہرائیوں میں جاگزین ہوتی ہے۔ وہ عادت اور ریا سے لازماً پاک رہتی ہے۔ دراصل وہ ایک خالص طاہر و مطہر جوہر ہے جو دل میں پیدا ہوتا اور پھر سارے اعضاء پر چھا جاتا ہے۔ میں نے کئی آدمیوں کو دیکھا ہے جو بظاہر نماز روزہ کے پابند نظر آتے ہیں۔ مگر ان میں تقوےٰ کی روح مفقود ہوتی ہے۔ ان کا جسم بظاہر پاک و صاف دکھائی دیتا ہے۔ مگر ان کے دل میں جذام کے داغوں نے غلبہ پا کر اس کی اعلےٰ صفات کو خاک میں ملا دیا ہوتا ہے۔ وہ ذرا ذرا سی بات پر ناجائز باتوں کی طرف اس طرح لپکتے ہیں۔ جس طرح ایک گدھ کسی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بجز کمال جوہر تقوےٰ کے صرف علم رسمی کی آنکھ کسی کام نہیں آتی

"اگر کسی انسان میں تقوےٰ موجود نہ ہو۔ تو اگرچہ وہ تمام کتابوں سے لدا ہوا ہو کہ جس قدر ریل گاڑی میں لکڑی وغیرہ لدی ہوئی ہوتی ہے تب بھی وہ کتابیں بغیر تقوےٰ کے اس کو کچھ مفید نہیں ہو سکتیں۔ جیسا کہ یہودیوں میں بہت سے علماء ایسے تھے کہ توریت کی آیت آیت ان کو حفظ کی طرح تھی۔ لیکن چونکہ ان میں تقوےٰ نہیں تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں ان کا نام علمائے ربانی نہیں رکھا۔ بلکہ ان کو اس لائق بھی قرار نہیں دیا۔ کہ انسان کے نام سے موسوم کئے جائیں۔ غرض بجز کمال جوہر تقوےٰ کے صرف علم رسمی کی آنکھ کسی کام نہیں آتی۔ آجکل اکثر لوگوں کی آنکھوں پر جس قدر تاریکی و بدظنی و بدگمانی چھا گئی ہے اگر غور کر کے دیکھا جائے۔ تو اس کا باعث بجز ترک تقوےٰ اور کوئی چیز نہیں۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۰ء)

مردار کتے کی لاش کی طرف بھاگ کر آتی ہے۔ اور حرام مال کھانا اور حرام مال کے ذرائع تلاش کرنا گویا ان کا دن رات کا مشغلہ ہوتا ہے۔ پس یہ یقینی بات ہے۔ کہ اصل نیکی نماز روزہ میں نہیں ہے۔ یہ تو محض شاخیں ہیں۔ بلکہ اصل نیکی دل کے تقوٰی میں ہے۔ جو بطور جڑھ کے ہیں۔ اور تقوٰی سے مراد وہ نیکی کا مستقل جذبہ ہے۔ جس کے ماتحت ایک انسان اپنے ہر حرکت و سکون میں خدا کی طرف دیکھتا ہے۔ اور کوئی قدم اس کے منشاء کے خلاف نہیں اٹھاتا۔ وہ ہر وقت خدا کی رضا کے رستوں کو تلاش کرتا اور اسکی ناراضگی کے مواقع سے اس طرح بچتا ہے۔ جس طرح ایک ہوش حواس رکھنے والا انسان سانپ یا شیر سے بھاگتا ہے۔ اور حق یہ ہے۔ کہ نماز بھی اسی شخص کی نماز ہے۔ جس کے دل میں تقوٰی ہے۔ اور روزہ بھی اسی کا روزہ ہے۔ جس کا دل تقوٰی سے معمور ہے۔ باقی سب سوکھی ہوئی شاخیں ہیں۔ جن کی ہمارے خدا کے حضور کوئی قدر و قیمت نہیں۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے دل میں تقوٰی پیدا کریں۔ اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں۔ کہ تقوٰی خدا کی رضا کی تلاش اور اس کی ناراضگی سے بچنے کا نام ہے۔ اور یہ وہ جذبہ ہے۔ جس کا صدر مقام دل ہے۔ اور جس سے ہر نیک عمل کی آبپاشی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:۔

عجب گوہر ہے جس کا نام تقوٰی
مبارک وہ ہے جس کا کام تقوٰی
سنو ہے حاصل اسلام تقوٰی
خدا کا عشق مے اور جام تقوٰی
مسلمانو! بناؤ تام تقوٰی
کہاں ایماں اگر ہے خام تقوٰی
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دوسری چیز جو روحانیت کی جان کہلانے کی حقدار ہے۔ وہ دعاؤں کی عادت اور دعاؤں میں شغف ہے۔ یہ نیکی ایک طرف تو تقوٰی کا لازمی نتیجہ ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک متقی انسان دعاؤں کی طرف سے غافل رہے۔ اور دوسری طرف یہ نیکی تقوٰی کو زندہ رکھنے کا ذریعہ بھی ہے گویا یہ نیکی تقوٰی کا سبب بھی ہے۔ اور اس کا نتیجہ بھی۔ اور حق یہ ہے۔ کہ دعا اسلام کی جان ہے۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے۔ جس سے انسان کا اس کے آسمانی آقا اور خالق و مالک کے ساتھ ذاتی تعلق قائم ہوتا ہے۔ جس دین میں خدا کے ساتھ انسان کا ذاتی تعلق قائم نہیں ہوتا۔ وہ دین ہرگز کوئی دین نہیں۔ بلکہ محض ایک مردہ لاش ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حدیث میں دعا پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔ ادعونی استجب لکم۔ یعنی اے میرے بندو اپنی ہر ضرورت مجھ سے مانگا کرو۔ میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاءکم۔ یعنی اے رسول تو لوگوں سے کہہ دے۔ کہ اگر تم مجھ سے دعا کے ذریعہ تعلق نہیں قائم کرو گے۔ تو مجھے بھی تمہاری کوئی پروا نہیں ہوگی۔ مگر دعا سے مراد رسمی دعا نہیں۔ بلکہ حقیقی درد و سوز کی دعا مراد ہے۔ جس میں انسان کا دل گویا پگھل کر خدا کے دروازہ پر گر جائے۔ چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔ کہ آپ اس درد و سوز کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا کوئی ہنڈیا ابل رہی ہے۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہام یہی فرمایا ہے۔ کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں۔ خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔ مگر اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانے پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہے۔"

پس ہمارے احباب کو اور خصوصاً نوجوان عزیزوں کو دعاؤں کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اس کے بغیر خدا کے ساتھ ذاتی تعلق ہرگز قائم نہیں ہو سکتا۔ اور دین محض ایک بے جان سی چیز بن کر رہ جاتا ہے۔ اور خدا کے تازہ نشانوں سے محروم ہو کر صرف ایک قصہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ دعا حقیقی دعا ہونی چاہیئے۔ جس کے ساتھ دل کا انتہائی سوز و گداز شامل ہو۔ اور اگر دل کی ہنڈیا نہیں ابلتی۔ تو کم از کم دل سے دھواں تو اٹھے۔ پس چاہیئے کہ خدا کے دامن سے اس طرح چمٹے رہو۔ کہ وہ ایک مہربان باپ کی طرح تمہاری جھولی بھرنے میں خوشی محسوس کرے۔ مگر یاد رکھو کہ دعا ایک یا دو یا تین وقت کی دعا کا نام نہیں۔ بے شک خدا چاہے تو بندے کی پہلی پکار پر ہی اس کی جھولی بھر دے۔ مگر اکثر ایسا نہیں ہوتا بلکہ خدا کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ بندے کے صبر اور استقامت کو بھی آزماتا ہے۔ اور بعض اوقات لمبا سلسلہ دعاؤں کا چلنے کے بعد قبولیت کا وقت آتا ہے۔ بلکہ بعض بزرگوں کے متعلق تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ انہوں نے بیس بیس تیس تیس سال مسلسل دعا کی۔ اور پھر کہیں جا کر ان کی دعا قبول ہوئی۔ لیکن اس زمانہ کی کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے خدا نے اذا الجنۃ ازلفت کے الفاظ فرمائے ہیں۔ اس لئے شاید وہ اب لوگوں کو اتنا نہ آزمائے۔ جتنا پچھلے لوگوں کو آزمایا گیا۔ مگر کچھ نہ کچھ صبر اور استقامت کا نمونہ تو بہر حال دکھانا ہوگا۔

دعا کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے دعا کے معاملہ میں خدا کا سلوک اپنے بندوں کے ساتھ دوستانہ رنگ کا ہوتا ہے۔ کبھی وہ اپنے بندوں کی بات مان لیتا ہے۔ اور کبھی اپنی بات منواتا ہے۔ پس اگر خدا کسی دعا کو رد کر دے۔ تو اس پر دلگیر مت ہو۔ اور صبر اور شکر سے کام لو۔ اور یقین رکھو کہ اسی میں تمہاری بہتری تھی۔ دیکھو ایک بچہ بسا اوقات آگ کے خوبصورت اور روشن شعلوں کو دیکھ کر ان کی طرف شوق سے لپکتا ہے۔ مگر ماں باپ اسے روک دیتے ہیں۔ اور وہ ان کے روکنے پر روتا بھی ہے۔ مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ پس اگر کوئی دعا رد ہو جائے۔ تو اس پر خدا سے تعلق نہ توڑو۔ بلکہ اور زیادہ مضبوط کرو۔ کیونکہ وہ مستقبل کی باتوں کو جانتا ہے۔ اور تم نہیں جانتے۔ اور وہ تمہاری بہتری کو تم سے زیادہ سمجھتا ہے۔ اسی لئے ہمارے آقا فداہ نفسی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ کہ سچے مومن کی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ مگر اس کے قبول ہونے کی مختلف صورتیں ہیں۔ یا تو خدا اپنے بندے کی دعا اسی صورت میں قبول فرما لیتا ہے۔ جس صورت میں کہ وہ مانگی جاتی ہے۔ اور یا اگر یہ دعا خدا کی کسی سنت یا مصلحت کے خلاف ہوتی ہے۔ یا خود بندے کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ تو وہ اسے ظاہری صورت میں قبول کرنے کی بجائے اس سے کوئی ایسی تلخ تقدیر جو اس پر آنے والی ہوتی ہے۔ ٹال دیتا ہے۔ اور یا پھر اس کے لئے آخرت میں کوئی نعمت مخصوص کر دیتا ہے۔ گویا دعا تو ضرور قبول کرتا ہے۔ مگر اس کی قبولیت کی صورت مختلف ہو سکتی ہے۔ پس دعا کرنے والے کو کسی حالت میں بھی دلگیر یا مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا آقا ہر حال میں رحیم و کریم آقا ہے۔ جس کی رحمت میں شک کرنا کفر میں داخل ہے۔ جس نے خدا کی رحمت میں شک کیا وہ گیا۔ بعض بزرگوں نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ خدا کی رحمت کے بعض پہلوؤں سے شیطان بھی محروم نہیں ہے۔ پس آپ لوگ جو ایک خدائی مامور کی جماعت ہیں۔ اور گویا رسول پاکؐ کے آخرین متبعین میں شامل ہیں۔ کیوں مایوس ہوتے ہیں۔ ولا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔

سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ دعا اس الحاح اور درد اور انہماک کے ساتھ کی جائے۔ اور خدا کے دامن کے ساتھ اس طرح لپٹا جائے۔ اور اس کے باب رحمت پر اپنے آپ کو اس طرح پھینکا جائے۔ کہ وہ ارحم الراحمین آقا اپنے بندے کی تضرعات کے جواب میں کچھ نہ کچھ انکشاف بصورت رویا یا کشف یا الہام کرنے کے لئے حرکت میں آجائے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ اگر بندہ خدا کی طرف قدم قدم چل کر آتا ہے۔ تو وہ اس کی طرف دوڑ کر پہنچتا ہے۔ پس اگر دعا میں سوز و گداز کی صحیح کیفیت پیدا ہو جائے۔ تو خدا ضرور کسی نہ کسی رنگ میں اپنا منشاء ظاہر فرما دیتا ہے۔ خصوصاً جبکہ دعا میں ایک گونہ استخارہ کی کیفیت بھی پیدا کر لی جائے۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ حقیقی دعا جواب سے خالی نہیں رہتی۔ گو جواب کی صورت مختلف ہو سکتی ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ اس کے لئے دل کا تقوٰی اور سوز و گداز کی کیفیت اور صبر و استقامت کا مقام ضروری شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

الذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشرٰی فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الآخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ۔

"یعنی جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ تقوٰی بھی اختیار کرتے ہیں۔ ان پر خدا کے فرشتے خدائی بشارتیں لے کر نازل ہوتے ہیں۔ جو اس دنیا اور آخرت دونوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ ایک ایسا وعدہ ہے۔ جو ہمیشہ رہے گا اور کبھی نہیں بدلے گا"

پس خدا کی طرف سے رویاء اور کشوف اور الہامات کے نزول کے لئے سچا ایمان اور دل کا تقوٰی جو دینداری کی روح ہے۔ لازمی شرط ہے۔ اور اس شرط کو پورا کرنے والا مومن جو خدا کے دروازہ پر دعاؤں کے ذریعہ گرا رہتا ہے۔ کبھی بھی بشارات ربانیہ سے محروم نہیں رہتا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ رستہ نازک ہے

اور اس میں بعض اوقات ٹھوکر کا سامان بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اسلئے چوکس رہو کہ شیطان دھوکے میں نہ ڈال دے اور کسی سچی خواب آنے یا سچا الہام ہونے پر ہرگز تکبر سے کام نہ لو بلکہ انکساری کے ساتھ خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں اپنی ایک نعمت سے نوازا۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر تکبر کرنے والے بلعم باعور نے کس طرح ٹھوکر کھائی کہ ملہم بنتے بنتے قعر مذلت میں جا گرا۔ پس مقام شکر بھی ہے۔ اور مقام خوف بھی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلامی روحانیت کا خلاصہ تقویٰ اور دعا ہے۔ یہ دونوں چیزیں روحانیت کی جان ہیں۔ ہماری جماعت کو عموماً اور ہمارے نوجوانوں کو خصوصاً ان دو باتوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ وہ اپنے دل میں تقویٰ پیدا کریں جو نیکی کی روح اور اعمال صالحہ کی جڑ ھ ہے۔ اور وہ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ جو خدا کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں اور اپنی دعاؤں میں ایسا سوز و گداز پیدا کریں اور خدا کے دامن سے اس طرح پٹیں کہ اس کی رحمت انہیں گھیرے اور وہ لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ کے سچے مصداق بن جائیں۔ اور پھر وہ اپنی اولاد کی بھی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ ان کے بعد وہ بھی ان نعمتوں کے حامل بنیں تا یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے اور جماعت کی روحانیت نہ صرف قائم رہے بلکہ اس کا ہر بعد کا قدم ہر پہلے قدم سے آگے اٹھے۔ اور برابر اٹھتا چلا جائے۔ جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا ہے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کم ہوتے جاتے ہیں۔ اور بہت ہی تھوڑے رہ گئے ہیں۔ پس نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ آگے آکر ان کی جگہ لیں۔ اور تقویٰ اور دعاؤں کی عادت میں اتنی ترقی کریں کہ صحابہ کی طرح خدا کے تازہ بتازہ نشانوں کے مورد بن جائیں۔ ان کے کانوں میں خدا کی آواز گونجے اور ان کے ہونٹوں پر خدا کا کلام نازل ہو اور ان کے قلوب، خدا کی رحمت اور اس کی محبت اور اس کی برکات کا گہوارہ بن جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو میں نے یہ مضمون بیماری کی حالت میں تکلیف کے ساتھ اپنے قلم سے لکھا ہے خدا کرے کہ اسے وہ تاثیر اور وہ مقبولیت حاصل ہو جو خدا کی طرف سے آتی ہے۔ اور جماعت کے نوجوانوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا ہو جائے۔ اور میرے لئے بھی ثواب اور مغفرت کا موجب ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۲/۶/۵۶

حکومت سپین کی طرف سے تبلیغ اسلام کو روکنے کا اقدام

آزادئ ضمیر کے صریحاً منافی ہے

حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ اس اقدام کے خلاف سختی سے احتجاج کرے

مختلف مقامات کی احمدی جماعتوں نے قرار دادیں

اوکاڑہ

جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری کا ایک غیر معمولی اجلاس بعد نماز جمعہ مورخہ ۱۵ جون ۱۹۵۶ء کو زیر صدارت چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوکاڑہ منعقد ہوا۔ جس میں بالاتفاق رائے یہ قرارداد پاس ہوئی کہ:

۱۔ حکومت سپین نے اسلام کی تبلیغ روکنے کے لئے جو قدم اٹھایا ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک یہ آزادیٔ ضمیر کے بالکل خلاف ہے۔ اور مجلس اقوام متحدہ کے منشور کے منافی ہے لہذا جماعت احمدیہ اوکاڑہ حکومت پاکستان سے پر زور درخواست کرتی ہے کہ وہ حکومت سپین کے پاس اس کی اس حرکت کے خلاف پر زور احتجاج کرے۔

۲۔ نیز حکومت پاکستان حکومت انگلستان و امریکہ اور دوسری عیسائی حکومتوں سے بھی مطالبہ کرے کہ وہ حکومت سپین پر زور ڈال کر یہ حکم منسوخ کروائیں۔

کوئٹہ

"حکومت سپین نے جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام متعینہ سپین پر پابندی عائد کر کے انہیں تبلیغ اسلام سے روک دیا ہے۔ حکومت سپین کا یہ فیصلہ حد درجہ آمرانہ اور غیر منصفانہ ہے۔ اور بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ عیسائی مشنریز جو اہل سپین کے ہم مذہب ہیں آزادی سے دنیا کے اکثر ممالک میں عموماً اور اسلامی ممالک اور خود پاکستان میں خصوصاً اپنے قائم شدہ مشنوں کے ذریعہ اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان حالات میں حکومت سپین جیسی عیسائی حکومت کا اپنے ملک میں اسلامی تبلیغ پر پابندی عائد کرنا نہایت غیر منصفانہ فعل ہے۔

ہم حکومت پاکستان سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ حکومت سپین کے اس حکم کے خلاف احتجاج کرے۔ اور اس سے مطالبہ کرے کہ وہ اپنے اس حکم کو واپس لے لے۔

نیز ہم حکومت پاکستان سے یہ بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ دوسرے ممالک خصوصاً امریکہ اور انگلستان کی حکومتوں سے جن کے مشنری پاکستان میں آزادی کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں پر زور مطالبہ کرے کہ وہ حکومت سپین پر زور دیں کہ وہ اس حکم کو منسوخ کرے اور مبلغ اسلام کی پر امن تبلیغی سرگرمیوں میں رکاوٹ پیدا نہ کرے"

(سیکرٹری جماعت احمدیہ کوئٹہ)

دریا خاں ضلع نواب شاہ

مورخہ ۱۵/۶/۵۶ کو جماعت احمدیہ دریا خاں ضلع نواب شاہ کا غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔ حکومت سپین کی طرف سے تبلیغ اسلام کو روکنے کا اقدام آزادی ضمیر کے سراسر منافی ہے۔ لہذا جماعت احمدیہ دریا خاں متفقہ طور پر حکومت پاکستان سے پر زور اپیل کرتی ہے کہ حکومت سپین سے اس اقدام کو واپس لینے کا پر زور مطالبہ کرے نیز دوسری حکومتوں سے احتجاج کرے کہ وہ زور دے کر سپین کے اس قانون کو منسوخ کروائیں۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ دریا خاں

جھنگ صدر

۱۵ جون بروز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر کے زیر اہتمام جماعت احمدیہ جھنگ صدر کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

۱۔ حکومت سپین نے تبلیغ اسلام پر جو پابندی عائد کی ہے۔ وہ آزادی ضمیر اور بین الاقوامی مذہبی قوانین کے صریحاً منافی ہے۔ جماعت احمدیہ جھنگ صدر۔ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان سے پر زور اپیل کرتی ہے کہ وہ حکومت سپین سے اس غیر مناسب اقدام پر احتجاج کرے۔ نیز حکومت سپین پر یہ واضح کر دے کہ اگر اس ناروا حکم کو واپس نہ لیا گیا۔ تو جوابی کارروائی کے طور پر حکومت پاکستان عیسائی مبلغین کو تبلیغ سے روکنے پر مجبور ہوگی

ناظم تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ
جھنگ صدر

درخواستہائے دعا

میری والدہ جب سے سقط گئی ہیں ان کو ضعف قلب کا دورہ ہو جاتا ہے۔ احباب کرام اور صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ جلد از جلد شفا عطا کرے آمین

کمال الدین ابن مولوی روشن الدین احمد سقط عرب

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں

لطف الرحمن شاکر ربوہ

جامعہ احمدیہ میں تقریری مقابلہ

۱۲/۶/۵۶ کو بزم جامعہ احمدیہ کی طرف سے ایک تقریری مقابلہ ہوا جس میں قاضی نعیم الدین صاحب اول۔ عبدالعزیز صاحب گجراتی دوم اور عبد العزیز صاحب ملتانی سوم آئے۔ قاضی نعیم الدین صاحب کو بزم کی طرف سے سال رواں کا بہترین مقرر قرار دیا گیا۔

خاکسار محمد حمید اللہ ظفر

سیکرٹری بزم جامعہ احمدیہ ربوہ

زندہ نبی کون ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"حالانکہ اگر کوئی زندہ نبی ہے تو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ بعض اکابر نے حیات النبی پر کتابیں لکھی ہیں۔ اور ہمارے پاس آنحضرت صلعم کی حیات کا ثبوت بھی موجود ہے۔ کیونکہ زندہ نبی وہ ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ جاری ہوں۔ سو خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو کبھی ضائع نہیں کیا۔ اور ہر صدی کے سر پر وہ ایسے آدمی بھیجتا رہا ہے جو مناسب حال اصلاح کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ محافظت کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے کہ مجدد پیدا ہوتے رہیں گے۔ جب ایک صدی گذر جاتی ہے اور پہلی نسل اٹھ جاتی ہے اور پچھلے عالم حافظ اولیاء اور ابدال فوت ہو جاتے ہیں تو دین کو تازہ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ اپنی طرف سے نئے آدمی پیدا کرتا ہے ہر صدی کے سر پر ایسے مجدد ہوتے رہتے ہیں غلطیوں اور بد عادتوں اور سستیوں اور غفلتوں کو ان کے ذریعہ سے دور کیا جاتا ہے۔ یہ خصوصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو ملی ہے اور یہی آپؐ کی حیات پر دلالت کرتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات کی تاثیر ایسی تھی کہ صحابہؓ نے جانیں دے دیں۔ اور آج تک لوگ ان برکات سے فیوض حاصل کر رہے ہیں۔ بر خلاف اس کے حضرت عیسےٰؑ کی تاثیر کا یہ حال تھا کہ اس کے اپنے ایک شاگرد نے تیس روپے لے کر پکڑوا دیا اور دوسرے نے جو سب سے اوّل نمبر کا حواری تھا مگر پر تین دفعہ لعنت ایسے نازک وقت میں کی۔ پھر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاثیر اور برکات اور قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے کہ قرآن شریف کی اس قدر حفاظت ہوئی۔ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں ہزاروں لوگ قرآن شریف یاد کرتے ہیں اور سناتے ہیں۔ بر خلاف اس کے انجیل کا پتہ ہی نہیں لگتا کہ سچی انجیل کون سی ہے اور جھوٹی کونسی ہے"

ناظر ارشاد و اصلاح ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بہنوئی محمد شریف صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل حالت بہت خراب ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

عبد الغنی حلوائی تعلیم الاسلام کالج ٹک شاپ ربوہ

(۲) میرے خسر خان بہادر غلام محمدؐ صاحب آف گلگت جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں بھیرہ میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ آپ کا وجود جماعت کے لئے نہایت بابرکت ہے۔ احباب شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

الہی فضل کریم بھیرہ

(۳) میرے والد صاحب پر ایک مقدمہ دائر ہے جس کا عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد احمد بشیر عادل لائلپوری

ولادت

(۱) خدا تعالےٰ نے ہمیں پانچواں لڑکا دیا ہے۔ احباب جماعت بچے کی صحت۔ درازئ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

غلام قادر خاں سرشیر روڈ چک ۸۴/بچ ب ضلع نا‌ئلپور

(۲) اللہ تعالیٰ نے ۵ لڑکیوں کے بعد ۵۶/۶/۱۵ کو پسر عنایت فرمایا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں

ماسٹر فیض اللہ خان از ملتان

بڑی جماعتیں توجہ فرمائیں

نظارت ارشاد و اصلاح کے علم میں ایک حافظ قرآن ہیں جو ارشاد و اصلاح اور دینی امور میں اچھی واقفیت رکھتے ہیں اور کسی بڑی جماعت میں رہ کر مفید کام کر سکتے ہیں اگر کسی جماعت کو حافظ صاحب کی خدمات کی ضرورت ہو اور استفادہ کرنا چاہے تو نظارت ہذا سے خط و کتابت کریں۔ اور لکھیں کہ حافظ صاحب کو کیا معاوضہ دیں گے۔

نظارت ارشاد و اصلاح ربوہ

(۲) صدمہ ہوا ہے احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد المالک شاہد مبلغ سلسلہ کوہاٹ

لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جائیں!

فرمایا:- "یاد رکھو! جنہوں نے آج کوتاہی کی ہوگی۔ جنہوں نے آج اپنی قربانیوں میں کمزوری اور سستی دکھائی ہوگی۔ جنہوں نے آج وعدوں کو پورا کرنے میں بے توجہی اور لاپرواہی دکھائی ہوگی ان کا کل ان کو اس نیکی کے راستہ سے اور زیادہ دور لے جانے والا ہوگا۔

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ گو سال کا زیادہ عرصہ گذر گیا ہے مگر اب بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقع ہے"

اگر آپ نے اب تک چندہ تحریک جدید ادا نہیں کیا۔ تو اب سات ماہ کا عرصہ تو ختم ہو رہا ہے تھوڑا سا عرصہ رہتا ہے۔ آپ کو دفتر آپ کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع کر چکا ہے۔ اور اخبار میں بھی بار بار توجہ دلا رہا ہے۔ آپ اپنا اس سال کا وعدہ حضور کا مذکورہ بالا ارشاد پڑھ کر ۳۱ جولائی سے قبل سو فی صدی پورا کریں!

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ ....

سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالےٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں۔ خدا تعالےٰ لوگوں کو توفیق دے آمین ثم آمین"

(ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے نصف صدی پیشتر یہ مبارک کلمات بیان فرمائے تھے۔ اس زمانہ کے لحاظ سے آج جماعت کی تعداد کئی گنے بڑھ چکی ہے۔ لہذا حضور کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کے مخلصین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے گذارش کی جاتی ہے کہ حضور علیہ السلام کے منشائے مبارک کو پورا کرتے ہوئے اپنا دست اعانت بڑھائیں اور

(۱) خود اس رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں۔

(۲) غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں میں اس کے خریدار پیدا کرنے کی سعی فرمائیں۔

(۳) دنیا کے مختلف ملکوں کی لائبریریوں، سوسائٹیوں اور دنیا کی بڑی بڑی شخصیتوں خاص طور پر مستشرقین یورپ و امریکہ کو رسالہ مفت بھجوانے کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد فرمائیں ——— رسالہ کی سالانہ قیمت مبلغ دس روپے ہے۔ آپ بہت جلد یہ رقم بکالت تعلیم تحریک جدید کو بھجوا کر رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں یا غیر ممالک میں رسالہ جاری کروانے کے لئے رقم بھجوا کر گھر بیٹھے تبلیغ اسلام میں حصہ لیں۔

(وکالت التعلیم تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

۱- مورخہ ۷ جون کو صبح تین بجے مکرم سارجنٹ نذیر احمد شاہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ لمبی بیماری کے بعد ہسپتال میں وفات پا گئیں ہیں۔ مرحومہ نیک سیرت خاتون تھیں (۲) مورخہ ۵ جون کو محمد اسحٰق صاحب ہوتی ضلع کوہاٹ کھانسی شروع ہونے کی وجہ سے اچانک پشاور میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ ان کی اچانک وفات کی وجہ سے ان کے عزیزوں کو بہت (م)

ٹیوب ویل سکیم پر عملدرآمد کا مطالبہ

کراچی ۲۳ جون قومی اسمبلی کے رکن ملک فیروز خان نون نے کل یہاں ایک بیان میں گندم اور دھان کی پیداوار بڑھانے کے لئے فوری اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔

انہوں نے کہا کہ جب بھی میں اخبار میں کسی مرکزی یا صوبائی وزیر کا اس قسم کا بیان دیکھتا ہوں کہ مشرقی پاکستان میں لوگ فاقے کر رہے ہیں یا مغربی پاکستان میں گندم کے نرخوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے تو میرا جی ان سے صرف یہ سادہ سا سوال پوچھنے کو چاہتا ہے کہ آپ نے زیادہ اناج پیدا کرنے کے لئے کیا کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگر مشرقی پاکستان میں دھان کی پیداوار صرف دو فی صد بڑھا دی جائے۔ تو وہاں دھان کی پیداوار ضرورت سے بڑھ سکتی ہے۔ بھارت نے دھان کی کاشت کا جاپانی طریقہ اختیار کر کے دو سال میں اپنی دھان کی پیداوار دگنی کر لی ہے۔ بھارت نے اس مقصد کے لئے جاپانی ماہروں کی خدمات حاصل کیں۔ آخر حکومت پاکستان نے ایسا کیوں نہیں کیا۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سابق پنجاب کے علاقے میں گرمیوں میں دریاؤں میں کافی وافر پانی موجود ہوتا ہے۔ ایک سال پہلے ہم نے بعض دیہات میں دھان کاشت کرنے والوں کو زیادہ پانی دے کر ۲۳ فی صد زیادہ چاول پیدا کیا تھا جس کے باعث ہمارے پاس چاول برآمد کے لئے اتنا بچ گیا تھا۔ کہ مشرقی پاکستان کو بھی بھیجا جا سکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ طریقہ جاری نہ رہ سکا۔ کیونکہ خوراک اور زراعت کی مرکزی وزارتوں نے برآمد کا کام تمام تجارتی اداروں کے ہاتھ میں رکھنے کی بجائے اپنے ہاتھ میں لینے پر زور دیا اس سے نہ صرف رشوت ستانی اور بد دیانتی کے دروازے کھل گئے بلکہ تجارت اور دھان کے کاشتکاروں کی حوصلہ شکنی بھی ہوئی۔

ملک فیروز خاں نون نے کہا کہ مغربی پاکستان کی وزارت اپنے وزراء کو ان لوگوں کے حملوں سے بچانے کی کوشش کر کے اپنا وقت ضائع کر رہی ہے۔ جن کا مقصد صحت مند حزب اختلاف کا رول ادا کرنا نہیں بلکہ حکومت کو سیاسی اقتصادی پالیسی اور میدان میں کوئی کامیابی حاصل کرنے سے باز رکھنا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ حکومت کو کوئی کام کرنے نہیں دیتے آخر وہ انگلستان کی حزب اختلاف سے سبق کیوں حاصل نہیں کرتے جو ہر اچھے کام میں حکومت کا ہاتھ بٹاتی ہے۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دیہی علاقوں میں گندم کی قیمتیں برابر بڑھ رہی ہیں۔ سال کے اس حصے میں قیمتیں ہمیشہ گرا کرتی ہیں۔ کیونکہ کسانوں نے جولائی میں مالیہ اور آبیانہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے اپنی گندم فروخت کرتے ہیں۔ اس دفعہ اضافے کی وجہ یہ ہے کہ حکومت مغربی پاکستان کی پالیسی نے ہر طرف تشویش پھیلا دی ہے۔ اگر زمیندار یہ محسوس کریں۔ کہ گندم کی کسی غیر معمولی کمی کا امکان نہیں ہے۔ تو وہ گندم کا ذخیرہ نہیں کرتے۔ لیکن اگر حکومت ذخیرہ اندوزی کے لئے سخت قوانین نافذ کر دے۔ تو وہ نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں۔ کہ حکومت کو اناج کی سخت ضرورت ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ سابق پنجاب کے علاقے میں تیس لاکھ کے قریب کاشتکار تھے اگر وہ تمام اپنی ضرورت سے ایک ایک بوری بھی زیادہ گندم روک لیں تو کمی کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ حکومت مغربی پاکستان کو فروخت گندم کے متعلق اپنے احکام پر فی الفور نظر ثانی کرنی چاہیئے۔

چھوٹے زمینداروں مثلاً ڈیڑھ سو ایکڑ سے کم کے مالکوں کو تمام کنٹرول سے مستثنیٰ قرار دے دینا چاہیئے۔ اور اس سے زیادہ زمین رکھنے والوں کے لئے یہ لازمی قرار دے دینا چاہیئے کہ وہ گندم حکومت کے ہاتھ فروخت کر دیں نیز اس گندم کی قیمت فی الفور ادا کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ ماضی میں اکثر یہ ہوتا رہا ہے کہ زمینداروں نے سرکاری ایجنٹوں کو گندم تو دے دی لیکن اس کی ادائیگی کئی کئی ماہ تک نہ ہو سکی۔

فیروز خاں نون نے کہا کہ اگر چاول کی پیداوار بڑھا لی جائے تو حکومت شہروں میں لوگوں کو آدھا گیہوں اور آدھے چاول فراہم کر سکتی ہے لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ کاشت کے جاپانی طریقے اختیار کئے جائیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ سابق پنجاب میں دس لاکھ ایکڑ کے قریب سرکاری اراضی موجود ہے۔ اس اراضی کو ٹیوب ویل لگانے کی شرط پر چھ سے اسی مربعوں کے قطعات میں تقسیم کر کے فروخت کرنے کی سکیم بنائی گئی تھی۔ لیکن مرکزی حکومت نے سکیم کی تفصیلات دریافت کئے بغیر ہی سکیم پر عمل درآمد روکنے کے احکام جاری کر دیئے۔ انہوں نے اپیل کی کہ خدارا اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اس سکیم کے تحت شہروں اور قصبوں سے پانچ پانچ میل تک کی زمینیں بذریعہ نیلام فروخت کی جانی تھیں اور اس سے دور واقع زمینیں ڈپٹی کمشنروں نے مناسب قیمت پر بے زمین لوگوں کو دینی تھی جو زمین نہر کا پانی سے محروم ہے اس کے تین ہزار چار سو قطعات ایسے لوگوں کے ہاتھ فروخت کئے جانے تھے جو ان میں ٹیوب ویل لگانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ لیکن یہ مفید سکیم سرد خانے میں پڑی ہوئی ہے۔

---

(۴) مسٹر ظہیر الدین احمد نے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستانی حکومت نے عوام کی فلاح و بہبود اور صنعتی ترقی کے لئے عمدہ اقدامات کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا پاکستان کو بہت بڑے اقتصادی مسائل کا سامنا ہے حکومت ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن ان مساعی کی تکمیل میں فطری طور پر وقت صرف ہوگا۔ ویبسٹرن کالج کے صدر نے کنونشن کے مندوبین کو ایک دعوت عصرانہ دی جس کے بعد پاکستانی طلباء نے ایک دلچسپ پروگرام پیش کیا۔

پاکستان کی ترقی کیلئے تعلیم کو عام کرنا ضروری ہے

(امریکہ میں پاکستانی طلبہ کی کنونشن میں ڈاکٹر محمود حسین کی تقریر)

ڈاکٹر محمود حسین امریکی سیاسی تنظیموں کا مطالعہ کرنے کے لئے آجکل امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ترقی کے منصوبہ کی بنیاد اس اصول پر ہونی چاہیئے کہ ملک میں تعلیم عام کی جائے۔

ڈاکٹر محمود حسین نے پاکستان کے آئین کے اسلامی پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ معترضین کی نکتہ چینی کے باوجود اس میں خوبیاں موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس آئین کے تحت جو عمارت تعمیر کی جائے گی۔ اس میں کیا کیا خامیاں پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قوم کے سیاسی امراض کا واحد علاج صرف تعلیم ہے۔

نظم و نسق کی نا اہلی اور بد دیانتی پر اظہار افسوس و ملامت کرتے ہوئے ڈاکٹر محمود حسین نے کہا۔ ابھی ہمیں بہت کچھ کرنا ہے اور اس کے بعد ہی ہم کہہ سکیں گے کہ پاکستان میں جمہوریت قائم ہے موجودہ خرابی کی جڑ یہ ہے کہ پاکستان میں منظم سیاسی پارٹیاں موجود نہیں ہیں مسلم لیگ نے اگرچہ پاکستان کا وجود ممکن بنایا۔ لیکن مسلم لیگ پارٹی کی بجائے ایک تحریک کا نام ہے قیام پاکستان کے بعد اگر وہ عوام کو کوئی پروگرام پیش کرتی تو ایک مضبوط جماعت کی حیثیت سے باقی رہتی۔ لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔

ڈاکٹر محمود حسین نے بھی اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ پاکستان اپنے قیام کے بعد چند ہی سال میں عالی مرتبت رہنماؤں سے محروم ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اتنے بڑے لیڈر اتنی جلدی منصہ شہود پر نہیں آتے۔

زیر بحث موضوع "پاکستان کی قومی ترقی کی منزل مقصود" پر طلبہ نے بڑی گرم جوشی کے ساتھ اپنی رائے ظاہر کی اور ان سب نے اس رائے سے اتفاق کیا کہ اس جذبہ اور لگن کی شدت کم ہو گئی ہے جس نے پاکستان کو جنم دیا ہے۔ ایک نوجوان مقرر نے کہا کہ قومی ترقی کے لئے قومی شعور اور بیداری ضروری ہے لیکن کسی شخص کو انفرادی ذمہ داری سے بچنے کے لئے اس کا بار "قوم" پر نہیں ڈال دینا چاہیئے۔ قوم ہمیں سے عبارت ہے اور اگر قوم میں کوئی نقص ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خود ہم میں کوئی خامی ہے۔

پاکستانی سفارت خانے کے مشیر مالیات (ڈم)

اعانت الفضل

محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ پشاور نے اپنی بچی طاہرہ نسرین کے میٹرک کے امتحان میں پشاور یونیورسٹی میں اول آنے کی خوشی میں ۵/- دفتر الفضل کو بطور اعانت ارسال کئے ہیں۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء

احباب اور درویش حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس ہونہار بچی کی مزید علمی ترقی کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسے دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ (مینیجر الفضل)

پاکستان تقسیم کشمیر کی کوئی تجویز قبول نہیں کرے گا

لنڈن کے ہوائی اڈے پر وزیر اعظم محمد علی کا اعلان

لنڈن ۲۵ جون وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ وہ اپنے قیام لنڈن کے دوران دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم سے غیر رسمی بات چیت کریں گے۔

وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کل لنڈن پہنچنے پر ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران توقع ظاہر کی کہ وہ پنڈت نہرو اور دولت مشترکہ کے ان وزرائے اعظم کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر بات چیت کریں گے۔ جو اس مسئلہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

وزیر اعظم سے استفسار کیا گیا کہ کیا روسی لیڈروں۔ مارشل بلگانن اور مسٹر کرسچیف کے دورہ کشمیر سے اس مسئلہ پر کوئی اثر پڑا ہے۔ اس پر وزیر اعظم نے کہا " انہوں نے جو بیانات دئیے ہیں۔ ان سے اس مسئلہ کے حل میں کوئی مدد نہیں ملی"

ایک اور سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ روسی لیڈروں کے دورہ کشمیر سے کوئی امدادی اثر مرتب نہیں ہوا"۔

مسٹر محمد علی سے موجودہ حد بندی کی بنیاد پر کشمیر کی تقسیم کی تجویز پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ اس پر وزیر اعظم محمد علی نے کہا یہ تجویز نہ صرف پاکستان بلکہ کشمیریوں کو بھی قابل قبول نہیں۔ کشمیر کے عوام کشمیر کے مستقبل کے فیصلہ کے لئے رائے شماری کے متمنی ہیں۔ اس کا یہ مطالبہ اقوام متحدہ کی قرارداد کے عین مطابق ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے خیال ظاہر کیا کہ وہ غالباً آئندہ ستمبر میں چین جائینگے۔ آپ نے کہا " مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں علالت کے باعث چین نہیں جا سکا"

آپ نے بتایا کہ پاکستان اور روس کے درمیان تجارتی معاہدے کے سلسلہ میں بات چیت جاری ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ یہ بات چیت کامیاب رہے۔

مسٹر محمد علی نے کہا " پاکستان اور برطانیہ کے درمیان دو طرفہ اتحاد ہے۔ وہ صرف دولت مشترکہ کے رکن نہیں بلکہ معاہدہ بغداد اور معاہدہ جنوب مشرقی ایشیاء کے ذریعے بھی ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ جو دنیا کے دو اہم ترین علاقوں کے دفاعی استحکام و اقتصادی ترقی کے لئے معرض وجود میں آئے ہیں۔

مسٹر محمد علی نے کہا آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان اس سال مارچ میں جمہوریہ بنا تھا۔ اس کے باوجود ہم نے دولت مشترکہ کی رکنیت برقرار رکھنے اور ملکہ معظمہ کو ممالک دولت مشترکہ کا علامتی سربراہ قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ اتحاد امن اور ان کی فلاح و بہبود کے فروغ کے لئے مدد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

مشرقی پاکستان میں سیلاب سے

کھڑی فصلوں کو شدید نقصان

ڈھاکہ ۲۴ جون دریائے گومتی کے دائیں کنارے کے پشتے میں جو سو فٹ چوڑا شگاف آگیا تھا اسے بند کرنے کے لئے ایک محرابی بند تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس بند کی تعمیر کے لئے پانچ سو افراد جن میں فوج کے دو سو نوجوان بھی شامل ہیں دن رات کام کر رہے ہیں۔

کومیلا سے اڑھائی میل کے فاصلہ پر دریائے گومتی کے دائیں پشتے میں جو شگاف آگیا تھا۔ اور جو بعد میں سو فٹ چوڑا ہو گیا تھا۔ اس کے پانی سے کومیلا شہر اگرچہ ابھی تک محفوظ ہے۔ لیکن ملحقہ علاقہ کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ شگاف سے جو پانی بہ نکلا ہے اس نے مزروعہ اراضی کے ایک وسیع رقبہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ جس سے اوس اور امن کی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ جگنا تھ پور چودگرام۔ جودگرام اور گو بیادہ کی پرگنوں میں فصلوں کو خاص طور پر زیادہ نقصان پہنچا ہے۔

فوج پولیس اور انصاروں نے قریباً ایک ہزار گھر سے بے گھر افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں امدادی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ علاقہ کے سکولوں کو امدادی کیمپوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ان سکولوں میں باورچی خانے بھی کھول دئے گئے ہیں۔ سیلاب زدگان میں غذائی اجناس وغیرہ کی مفت تقسیم جاری ہے۔

ملتان میں بیس مولویوں کی گرفتاری

ملتان ۲۴ جون۔ کل یہاں پولیس نے بیس مولویوں کو جن میں دس دیو بندی اور دس بریلوی مولوی شامل تھے گرفتار کر لیا۔ بعد میں تیرہ مولویوں کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

بعض اطلاعات کے مطابق مولویوں کے دو گروپوں نے گذشتہ رات ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ پولیس نے انہیں امن عامہ کے پیش نظر گرفتار کر لیا۔ (پاکستان ٹائمز)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

یہی آیہ کریمہ ہے جس کی ناتمام جھلک نے دنیا کے وحشیوں کو انسان بنا دیا۔ آج ہم مسلمان ہیں جن کو یہ عظیم نعمت عطا کی گئی تھی کہ اس آیہ کریمہ کے سیدھے سادھے معنی کرنے سے گریز کرتے ہیں اور معاشرہ کے بت کی عبادت میں اس کو روک سمجھتے ہیں۔ اور اس کے وہ معنی کرتے ہیں جو اس کے الفاظ سے الٹ ہیں۔

دوسری مثال معاصر کے اداریہ اشاعت مذکورہ کے صفحہ ۲ پر ہے۔ ذیل میں اقتباس ملاحظہ ہو:۔

" قبروں پر جانا اور بزرگوں کے مزار پر حاضری دینا قلب میں نرمی اور رقت پیدا کرتا ہے اور موت کی یاد کا ایک جذباتی بہانہ ہے۔ لیکن وہاں جو کچھ دیکھنے میں آیا ہے اور لوگ وہاں جا کر جو حرکتیں کرتے ہیں وہ سخت تکلیف دہ اور ہمارے لئے ندامت کا باعث ہیں۔ زائرین مزار پر سجدہ کرتے ہیں۔ صاحب قبر کے حضور اپنی ضروریات اور حوائج پیش کرتے ہیں اور پوری الحاح وزاری سے اپنی مصائب و مشکلات کا حل دریافت کرتے ہیں ـــــ پھر مزاروں پر مجاوروں کا ایک ایسا گروہ ہر وقت موجود رہتا ہے جن میں کے ایک ایک کی حرکات و سکنات کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی اخلاقی و مذہبی حس ختم ہو چکی ہے جذبہ خودداری فنا کے گھاٹ اتر چکا ہے روحانیت کا نور جو چکی ہے ـــ اور عمل و کردار کا پورا سرمایہ غارت ہو چکا ہے۔ یہ ہر سر زائر کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ کیا کچھ ان کی جیبوں سے نکل کر مجاوروں کی جیبوں میں آتا ہے "

معاصر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کے پیچھے بھی ایک بہت بڑا جماعتی اثر ہے۔ ایک بہت بڑی جماعت بلکہ کہنا چاہیئے پاکستان کا سواد اعظم ہے جس کے نزدیک اسلامی معاشرہ یہی ہے۔ اگر جناب کے نزدیک یہ اسلامی معاشرہ نہیں ـــ مگر یہاں آپ فرماتے ہیں ـــ

" اس پر عوام کو بھی سوچنا چاہیئے کہ وہ کن حرکتوں کے ارتکاب پر اتر آئے ہیں۔ مجاوروں کو بھی غور کرنا چاہیئے کہ وہ کیا کر رہے ہیں ـــ حکومت کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور عوام کی جہالت کو دور کرنے اور ان میں توحید اور الوہیت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے اہم اقدام کرنا چاہیئے "

ذرا حکومت سے کہیئے کہ وہ ان میں توحید و الوہیت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے کوئی اہم اقدام کر کے دیکھے۔

یہ تو معاشرہ کا ایک رخ ہے۔ تعزیہ۔ مجالس۔ عزاداری وغیرہ۔ مولود شریف ان سب کے متعلق معزز معاصر کا کیا خیال ہے؟ اہم اقدامات کی ضرورت ہے یا نہیں؟ پھر آمین بالجہر کہنے۔ رفع یدین کرنے۔ قیام میں ٹانگیں کھولنے بھینچنے کے متعلق کیا کیا جائیگا۔ اب سوچئے۔

کیا آیہ " لا اکراہ فی الدین " کے سیدھے سادھے معنی لینے اور ان پر پورا پورا عمل کرنے کے بغیر پاکستان کی اسلامی ریاست کی سالمیت قائم رہ سکتی ہے؟

بارش سے دو ہزار مکان تباہ

ٹوکیو ۲۵ جون۔ وسطی جاپان کے مختلف علاقوں میں طوفانی بارشوں سے دو ہزار سے زائد مکان تباہ ہو گئے ہیں۔ ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ کا لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں مؤرخہ ۲۷ جون بروز بدھ Tumour کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (بشارت احمد بشیر۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کا لڑکا مرزا طارق جاوید چند دنوں سے بعارضہ خسرہ بیمار ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان بچے کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا لطیف بیگ

پرانی منڈی پتوکی ضلع لاہور